سوال

(369) پس ماندگان میں صرف ماں ہو تو تقسیم؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، پس ماندگان میں صرف اس کی والدہ زندہ ہے، کیا ایسے حالات میترکہ کی حقدار اس کی والدہ ہوگی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علم میراث میں وہ چھوٹے سے چھوٹا ہندسہ جسے بنیاد بنا کر حصے تقسیم کیے جاتے ہیں، اسے اصل مسئلہ یا مخرج کہتے ہیں، اگر مقررہ حصے حقداروں کو دینے کے بعد اصل مسئلہ سے بچ جائے اور کوئی عصبہ وغیرہ نہ ہو تو باقی ماندہ حصے بیوی خاوند کے علاوہ دیگر ورثاء پر ہی لوٹا دیئے جاتے ہیں، اس لوٹا دینے کے عمل کو ردّ کہا جاتا ہے، صورت مسؤلہ میں والدہ کا مقررہ حصہ ایک تہائی ہے، اصل مسئلہ تین سے ہوگا، والدہ کو مقررہ حصہ دینے کے بعد دو حصے بچ جاتے ہیں جو دوبارہ اسے دے دیئے جائیں گے۔ اس ردّ کے کئی ایک قاعدے ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ اگر مقررہ حصہ لینے والا ایک ہے اور کوئی دوسرا وارث زندہ نہیں تو تمام جائیداد اسی وارث کو دے دی جاتی ہے جیسا کہ مذکورہ صورت میں تیسرا حصہ اصحاب الفروض کی حیثیت سے اور باقی دو حصے ردّ کی حیثیت سے مل گئے ہیں، اگر ماں کے ساتھ کوئی دوسرا عصبہ وارث ہوتا تو باقی ماندہ ترکہ اسے ملنا تھا چونکہ دوسرا کوئی وارث موجود نہیں ہے، لہٰذا تمام جائیداد کی حقدار مرنے والے کی ماں ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:318

محدث فتویٰ